شاہ بلیغ الدین

فرشتے نے کہا

دو فرشتے آسمان سے اترے اور باتیں کرنے لگے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک نے ان کی یہ باتیں سنیں۔ وہ اُس وقت کعبۃ اللہ کے پاس سوئے ہوئے تھے اور خواب دیکھ رہے تھے۔ ایک فرشتے نے کہا — کچھ پتہ ہے اِس سال کتنے لوگ حج پر آئے ہیں؟

فرشتوں کا علم محدود ہوتا ہے۔ جو بات انھیں بتا دی گئی اُس سے زیادہ نہ وہ جانتے ہیں نہ سوچ سکتے ہیں۔ دوسرے فرشتے کو تعداد معلوم تھی اُس نے کہا — چھ لاکھ اللہ کے بندے اِس مرتبہ حج کو آئے ہیں۔ عبد اللہ بن مبارک بھی مرو سے حج ہی کے لیے گئے تھے۔

پہلے فرشتے نے پوچھا — پھر یہ بتاؤ کہ کتنوں کا حج قبول ہوا؟ جواب ملا — کیا معلوم کسی کا حج قبول ہوا بھی یا نہیں — اُس کا جواب سُن کر ابنِ مبارک کو بڑا افسوس ہوا۔ اُنھوں نے سوچا اِتنے سارے لوگ نہ جانے کہاں کہاں سے آئے ہیں۔ ندی، نالے، پہاڑ، دریا، سمندر جنگل صحرا عبور کر کے آنے والے اِن بیچاروں کی محنت کیا یوں ہی اکارت چلی جائے گی؟ اللہ تعالیٰ تو کسی کی کوشش بیکار جانے نہیں دیتا۔ ابھی وہ یہ سوچنے ہی پائے تھے کہ خواب ہی خواب میں انھوں نے سُنا کہ دوسرے فرشتے نے کہا — دمشق میں ایک موچی ہے۔ اُس کا نام ہے علی بن الموفق۔ وہ حج کو نہیں آسکا لیکن بارگاہِ رب العزت میں اُس کی نیت قبول ہو چکی ہے۔ اُسے نہ صرف حج کا ثواب ملے گا بلکہ اُس کے طفیل یہ سب حاجی بخشے جائیں گے۔

ارشادِ نبوی ہے کہ — انسان کے عمل کا دارومدار اس کی نیت پر ہے۔ ہم نماز پڑھتے ہیں تو نیت کرتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں تو نیت

کرتے ہیں۔ قربانی، زکوٰۃ، حج سب کے لئے نیت کرنی پڑتی ہے۔ نیت کے ساتھ ہی عمل معتبر ہوتا ہے۔ بغیر نیت کے عمل ایک حادثہ یا ایک اتفاق ہوتا ہے۔ نیت میں دکھاوا نہیں ہوگا۔ عمل میں دکھاوا ہو سکتا ہے۔ دل تو دل ہی ہوتا ہے۔ اس میں اچھی بری بہت سی باتوں کا خیال آتا ہے۔ صحابۂ کرام نے ایک بار ڈر کے پوچھا کہ —— یا رسول اللہ! اگر خیال یا نیت کی بھی جزا اسزا ہے تو پھر وسوسوں کا کیا ہوگا۔ جواب میں بارگاہِ خداوندی سے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئی جن کا مطلب ہے وسوسوں کی پرسش نہیں ہوگی۔

خواب سے اٹھے تو ابنِ مبارک نے جی میں ٹھان لیا کہ دمشق جاؤں گا اور اللہ کے اس بندے سے انشاء اللہ ضرور ملوں گا جس کی فقط نیت کا اتنا بڑا اجر ہے۔ قربانی کے سلسلے میں حکم آیا تو ارشادِ ربانی ہوا۔ وَلٰکِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ۔ اللہ تک گوشت، خون نہیں تمہارا تقویٰ پہنچتا یعنی نیت اور اخلاص ہی کا اجر ہے۔

دِمشق پہنچکر ابنِ مبارک اُس کے گھر پر پہنچے۔ آواز دی۔ ایک شخص نکلا۔ اُس سے پوچھا —— آپ کا نام! جواب ملا —— علی بن الموفق۔ ابنِ مبارک نے پوچھا —— آپ کیا کام کرتے ہیں؟ جواب ملا —— موچی ہوں! پھر اُس نے ابنِ المبارک سے اُن کا نام پوچھا۔ ابنِ مبارک بڑی ناموَر علمی شخصیت ہیں۔ محدثین میں اُن کا بڑا مقام ہے۔ وہ دل کے بہت نیک اور ہاتھ کے بہت کھلے تھے۔ قرآنِ کریم نے متقین کی جو تعریف کی ہے وہ اُن پر سجتی ہے۔ باتیں شروع ہوئیں تو ابنِ مبارک نے کہا —— کچھ اپنا حال تو سنائیے؟ اُس نے کہا —— حضرت تیس سال سے صرف اِسی آرزو میں جی رہا ہوں کہ حج کروں۔ اِس مدت میں ایک ایک درم جوڑ کے میں نے تین ہزار درم جمع کئے تھے اور الحمد للہ اس سال میں اِس قابل ہو گیا تھا کہ حج کے لئے نکل سکوں لیکن اللہ کی مرضی میں اپنی نیت پوری نہ کر سکا۔ عبد اللہ بن مبارک کو محسوس ہوا جیسے وہ موچی نہیں اخلاص و آگہی کا کوئی پیکر بول رہا تھا۔

اسلام نے بڑائی امارت میں نہیں شرافت کے پردے میں رکھی ہے۔ حضرت عبداللہ نے پوچھا ـــــ کوئی بات تو ہوگی کہ آپ نکل نہ سکے؟ جواب ملا ـــــ ہاں! میں نے آپ کو بتایا ناکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ تھی۔

ابنِ مبارک نے جب بہت زور دے کے پوچھا تو احسان کہہ کے جتلانے سے بچنے والے اللہ کے اُس نیک بندے نے کہا ـــــ میرا ایک ہمسایہ ہے۔ ایک دن میں اس کے پاس گیا۔ وہ لوگ کھانے کو بیٹھنے والے تھے۔ اُس نے مجھ سے کہا ـــــ افسوس! میں تمہیں اپنے ساتھ کھانے میں شریک نہیں کر سکتا؟ پچھلے تین روز سے میرا میری بیوی بچوں کا فاقہ تھا۔ مجبور ہو کر ہم نے ایک مردار گدھے کا گوشت کاٹ کر پکایا ہے۔ تم اِسے نہیں کھا سکتے تمہارے لئے یہ حرام ہے۔ علی بن الموفق نے کہا ـــــ یہ سن کر میرا دل ایسا بھر آیا کہ کیا بیان کروں۔ میں فوراً اٹھا گھر گیا۔ وہ تین ہزار درم جو میں نے حج کے لئے اٹھا کر رکھے تھے لا کر اس کے حوالے کئے۔ میں بھی فاقے کر کر کے رقم بچاتا تھا کہ اپنی آرزو پوری کر دں۔ لیکن مجھے خیال آیا کہ اپنے پڑوسیوں کی زندگی بچانا بھی حج سے کم نہیں۔ ویسے میری آرزو ہے کہ دیارِ حبیب کی زیارت کروں!

فرشتے نے جو کچھ کہا تھا اس کی حقیقت معلوم ہوگئی تو ابنِ مبارک سے رہا نہ گیا۔ انھوں نے حضرت علی بن الموفق کو اپنے خواب کی روداد سنائی۔

○ ○

آپ کے عطیات: محاسبۂ مرزائیت و رافضیت کی جدوجہد کو تیز تر کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلسِ احرارِ اسلام کو بھیجیں

بذریعہ منی آرڈر :- سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک :- اکاؤنٹ نمبر ٢٩٩٣٢ حبیب بنک حسین آگاہی - ملتان